23

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

قال رسول الله ﷺ: نضّر الله امرأً سمع منّا شيئاً فبلّغه كما سمعه

أربعون حديثاً في التسبيح والتحميد والتكبير والتهليل

# اربعین

# تسبیح، تحمید، تکبیر و تہلیل

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

23

سلسلة أربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا
فی التسبیح والتحمید والتکبیر والتہلیل

# اربعین
# تسبیح، تحمید، تکبیر و تہلیل

تألیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور
www.assunnah.live

نام کتاب: اربعین تسبیح، تحمید، تکبیر و تھلیل

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

# فہرست مضامین


تقریظ ........ 5

حصہ 1

سُبْحَانَ اللّٰہِ کا معنی ........ 16

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا معنی ........ 19

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا معنی ........ 22

اَللّٰہُ أَکْبَرُ کا معنی ........ 24

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کا معنی ........ 25

مَا شَاءَ اللّٰہُ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا معنی ........ 25

حصہ 2

تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کی فضیلت کا بیان ........ 29

سب سے افضل ذکر اور دُعا ........ 41

بستر پر سونے کے لیے جائیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھیں ........ 42

سوتے وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھیں ........ 43

سوتے وقت ذکر و تسبیح کرنا ........ 43

رات کو نیند سے جاگنے کی دعا ........ 45

سوتے اور جاگتے وقت کی مزید دعائیں ........ 46

نمازِ تہجد کی دُعا ........ 47

بازار میں داخل ہونے کی دعا ........ 49

- آدمی جب بیمار ہو تو یہ دُعا پڑھے ........ 50
- جب کوئی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یہ کہے ........ 51
- تکلیف و مصیبت کے وقت یہ دُعا پڑھے ........ 52
- سوار ہونے کی دعا ........ 53
- بُرے اور ناپسندیدہ خواب دیکھے تو یہ دعا پڑھے ........ 54
- کھانا کھانے کی دعا ........ 55
- نماز فجر کے بعد طلوع طلوعِ آفتاب تک ذکر ........ 56
- رکوع سے اٹھ کر یہ کلمات پڑھیں ........ 57
- نماز میں سورۂ فاتحہ (الحمد) کی فضیلت ........ 58
- نمازِ تسبیح کی فضیلت ........ 59
- نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کی فضیلت ........ 61
- کفارۂ مجلس کی دعا ........ 63
- فہرست آیاتِ قرآنیہ ........ 64
- فہرست احادیث نبویہ ........ 66
- مراجع و مصادر ........ 68

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانِ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔'' [الجمعة : 2]

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۲ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷ ﴾

[المائدۃ : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ

خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی ۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ـــ الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

---

1. فتح القدير :488/1.
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم :4612.

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْكُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ“

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰـذَا الْعِلْمَ أَدَبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِیُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ“[1]

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63.

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ . . )) [1]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . . ))

”اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔“

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

”هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ .“ [2]

”وہ اہل حدیث ہیں۔“

---

[1] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحدیث :2668، عن زید بن ثابت .

[2] شرف أصحاب الحدیث، ص : 27 .

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ . ‘‘ [1]

’’اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔‘‘

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا . )) [2]

’’میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔‘‘

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ’’فِىْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں اور

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

[2] العلل المتناهية: 111/1۔ المقاصد الحسنة: 411.

ایک روایت میں "وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِي إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِي قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص: 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي: 271/2، برقم: 1727.

الْأَعْـمَـالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّة"، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابو المعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبد الخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَرْبَعُوْنَ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ" زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

**وکتبہ**

**عبد اللہ ناصر رحمانی**

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

حصہ 1

① ...... سُبْحَانَ اللّٰهِ
② ...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
③ ...... لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
④ ...... اَللّٰهُ أَكْبَرُ
⑤ ...... لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

کا معنی و مفہوم

سنت رسول اللہ ﷺ میں جن اذکار کے بارہ میں یہ وضاحت ملتی ہے کہ وہ اللہ رب العالمین اور محمد رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہیں وہ یہ ہیں:

① سُبْحَانَ اللّٰهِ ② اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ③ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ④ اَللّٰهُ أَكْبَرُ
⑤ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

❁ ...... حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.)) [1]

''چار کلمات ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہیں جو کہ یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ''

❁ ...... اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَأَنْ أَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.)) [2]

''سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ جیسے کلمات سے اللہ کا ذکر کرنا مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔''

❁ ...... اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟ تَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ.)) [3]

---

[1] صحيح مسلم، رقم: 2137. [2] صحيح مسلم، رقم: 2695.
[3] مستدرك الحاكم، رقم: 622۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اے ابو ہریرہ کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ سکھلاؤں جو عرش اور جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ پھر بتلایا کہ وہ کلمہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' ہے اور جب بندہ یہ کلمہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری عظمت اور کبریائی کا اعتراف بھی کرلیا اور اپنے آپ کو میرا تابعدار بھی بنالیا ہے۔''

اور یہ کلمات جس طرح کی روحانی تربیت اور تعلق باللہ کا تقاضا کرتے ہیں اس تربیت کو زندگی کا نصب العین تسلیم کیا گیا ہے۔

ذیل میں مذکورہ بالا کلمات کا ترجمہ و تفصیل بیان کی جاتی ہے اور یہ کلمات جس طرح کی روحانی تربیت پہ مشتمل ہیں اس کی وضاحت کی جاتی ہے، لہٰذا ان کلمات کو ان کے معنی و مفہوم کے ساتھ اپنے ذہن میں پختہ کریں اور اس کے مطابق جہاں جہاں اور جب جب پڑھنا مقصود ہو مکمل توجہ اور حد درجہ عقیدت و محبت سے پڑھیں کہ آپ اپنے اللہ رب العزت سے محو گفتگو ہیں۔

## سُبْحَانَ اللهِ

یہ ذکر الٰہی کا سب سے بڑا کلمہ ہے، جس کا ہمارے معاشرہ میں عموماً سادہ اور مجمل سا معنی ان الفاظ سے بیان کیا جاتا ہے کہ: ''اے اللہ تو پاک ہے'' لیکن اس پاکیزگی کی تفصیلات میں جانے کی کچھ زیادہ زحمت گوارہ نہیں کی جاتی۔

کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی روشنی میں سبحان اللہ کا وسیع ترین مفہوم جس طرح کی چند بڑی بڑی شقوں میں سمیٹا جاسکتا ہے وہ اس طرح ہیں کہ سبحان اللہ کہنے والا یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ: اے اللہ! میرا اس بات پہ پختہ ایمان و یقین ہے کہ:

❁ ...... تیری ذات ہر عیب نقص اور کمزوری سے پاک ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۚ﴿۱۸۰﴾﴾ (الصافات : 180)

''پاک ہے تیرا رب، عزت کا رب، ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔''

اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے:

﴿سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا كَبِيۡرًا ﴿۴۳﴾﴾ (الاسراء : 43)

''وہ پاک ہے، اور وہ (مشرک) جو کچھ کہتے ہیں اس سے کہیں زیادہ اعلیٰ و بلند تر ہے۔''

❁ ...... اور تو اس وسیع و عریض کائنات کا نظام بنانے میں بھی اور اسے انتہائی خوبصورت انداز سے چلانے میں بھی ہر شریک کی شراکت سے پاک ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَوۡ كَانَ فِيۡهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿۲۲﴾﴾ (الانبیاء : 22)

''اگر ان دونوں (زمین و آسمان) میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو ضرور یہ دونوں تباہ ہو جاتے، چنانچہ اللہ، عرش کا رب ان باتوں سے پاک ہے جو وہ (مشرک) بیان کرتے ہیں۔''

❁ ...... اور تیری پیدا کردہ ہر چیز فضول پن اور بے مقصدیت سے پاک ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ وَيَتَفَكَّرُوۡنَ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾﴾

(آل عمران : 191)

”جو لوگ کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں سوچ بچار کرتے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں:) اے ہمارے رب! تو نے یہ سب کچھ بے فائدہ پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے، پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

❁ ...... اور تیری قضاء اور تقدیر کا ہر فیصلہ ہر طرح کے ظلم و زیادتی سے پاک ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (الانبیاء: 87)

”تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔“

❁ ...... اور تیری شریعت کا ہر حکم غلطی و سہو سے پاک ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴾ (السجدة: 15)

”ہماری آیات پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انھیں ان کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔“

❁ ...... اور ساری کائنات تیری محتاج ہے لیکن تو ہر لحاظ سے ہر کسی کی محتاجی سے بے نیاز، اور ہر طرح کی ضرورتوں اور حاجتوں سے پاک ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴾

(الروم: 40)

”اللہ وہ ذات ہے جس نے تمھیں پیدا کیا، پھر اس نے تمھیں رزق دیا، پھر وہ

تمھیں مارے گا، پھر وہ تمھیں زندہ کرے گا، کیا تمھارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان (کاموں) میں سے کچھ کر سکے؟ اللہ ان کے شریک ٹھہرانے سے پاک اور اعلیٰ ہے۔''

حضرات! یہ بڑی چند بڑی چند سرخیاں تھیں جن میں سبحان اللہ کے وسیع ترین مفہوم کے کچھ حصے کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لہٰذا آپ پر یہ فرض ہے کہ سبحان اللہ کہتے وقت مذکورہ شقوں کو ذہن میں ضرور رکھیں اور اس کی روشنی میں اپنے عقیدۂ توحید کو مضبوط بنائیں اور اپنے تعلق باللہ کی تربیت میں نکھار پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں کہ انسان کے لیے یہی وہ متاع عزیز ہے جو دنیا و آخرت میں اس کے کام آنے والی ہے اور یہ بھی مت بھولیں کہ سبحان اللہ صرف انسانوں کا ہی نہیں بلکہ ساری مخلوقات اور کائنات کی ہر چیز عقیدۂ تسبیح پہ ہی اپنا وقت گزار رہی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①﴾

(الجمعة : 1)

''اللہ کا پاک ہونا بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، (جو) بادشاہ ہے، بہت پاک ہے، سب پر غالب ہے، کمال حکمت والا ہے۔''

## اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

یہ ذکر الٰہی کا دوسرا بڑا کلمہ ہونے کے ساتھ ساتھ توحید ربوبیت اور شکر الٰہی کا سب سے بڑا خزانہ بھی ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں الحمد للہ کے وسیع ترین مفہوم کو جن شقوں میں بیان کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہیں:

اے اللہ! میرا اس بات پہ پختہ ایمان و یقین ہے کہ:

❁ ...... ہر طرح کی حمد و ثناء اور تعریفات کے لائق صرف تو ہی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (الفاتحة : 1)

"سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔"

❁ ......اور مجھ پہ جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ ساری کی ساری صرف اور صرف تیری ہی عطا کردہ ہیں کسی اور کی نہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے:

﴿ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۝ ﴾

(النحل : 53)

"اور تمھارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ تو اللہ ہی کی طرف سے ہے، پھر جب تمھیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی سے تم آہ و فغاں کرتے ہو۔"

❁ ......اور ان سب نعمتوں پہ شکر کا حق دار بھی میں تجھے ہی سمجھتا ہوں کسی اور کو نہیں۔ قرآن پاک میں ہے:

﴿ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝ ﴾

(فاطر : 34)

"اور وہ کہیں گے سب تعریف اس اللہ کی ہے جس نے ہم سے غم دور کر دیا، بے شک ہمارا رب یقیناً بے حد بخشنے والا، نہایت قدر دان ہے۔"

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ ﴾ (النحل : 114)

"چنانچہ اس میں سے کھاؤ (پیو) جو اللہ نے تمھیں حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اور

اگر تم واقعی اسی کی عبادت کرتے ہو تو اللہ کی نعمت کا شکر کرو۔“

اور رسول اللہ ﷺ رات کو سوتے وقت اپنے رب کی نعمتوں کا شکر یہ ان خوبصورت کلمات سے ادا کر کے سوتے:

((اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي ، وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي ، وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ ، وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ .)) [1]

”میں اپنے اللہ کا اس بات پہ بے حد شکر گزار ہوں کہ دن بھر مجھے جتنی بھی ضرورتیں پیش آئیں اس نے وہ ساری کی ساری پوری کر دیں اور جب رات ہوئی تو اس نے مجھے سونے کے لیے جگہ عطا فرمائی۔ اور جب بھی مجھے بھوک اور پیاس محسوس ہوئی تو اس نے میرے لیے کھانے اور پینے کا بہترین انتظام فرمایا۔ مجھ پہ احسانات کیے تو میری ضرورتوں سے کہیں زیادہ کیے، مجھے دیا تو جی بھر کے دیا۔ لہٰذا میں اپنے اللہ کا ہر حال میں بے حد شکر گزار ہوں۔“

اور یہ بات بھی ضرور ملحوظ خاطر رہے کہ شکر صرف زبانی کلامی اعتراف نعمت کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقی شکر یہ ہے کہ اعتراف نعمت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اس کی اطاعت میں تو بھرپور استعمال کیا جائے لیکن اس کی نافرمانی میں استعمال کرنے سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

## لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

یہ ذکر الٰہی کا تیسرا بڑا کلمہ ہونے کے ساتھ ساتھ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے اولین شرط بھی ہے، کفر و شرک اور نفاق و بدعت کی نجاست سے طہارت و پاکیزگی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کلمے کو صدق دل سے اس کے مضمون اور معنی پہ ایمان نہ لایا

[1] سنن أبي داؤد، ابواب النوم، رقم: 5058۔ محدث البانی نے اسے ”صحيح الإسناد“ کہا ہے۔

جائے، اور سچی نیت اور ارادے سے اس کے احکامات پر عمل نہ کیا جائے۔

اس مبارک کلمہ کے ترجمہ میں لفظ "الٰہ" مرکزی حیثیت کا حامل ہے، قرآنی استعمال میں لفظ "الٰہ" معبود، حاجت روا اور اطاعت کے لائق کے معنی میں استعمال ہوا ہے، لہٰذا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا معنی اس طرح کیا جائے گا: اے اللہ! میرا اس بات پہ پختہ ایمان و یقین ہے کہ:

❀:...... ہر طرح کی عبادت کے لائق صرف تو ہی ہے کوئی اور نہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾﴾ (الانبیاء : 25)

"اور آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے کہ بے شک میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔"

❀:...... اور ہر طرح کی اطاعت اور تابعداری کے لائق بھی صرف تو ہی ہے کوئی اور نہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾﴾

(الانعام : 106)

"(اے نبی!) آپ اس وحی کی پیروی کریں جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے (نازل) کی جاتی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور مشرکین کی طرف دھیان نہ دیں۔"

❀:...... اور ہر طرح کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے قابل بھی صرف تو ہی ہے کوئی اور نہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾﴾ (النمل : 62)

’’(کیا یہ بت بہتر ہیں) یا وہ (اللہ) جو مجبور و لاچار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور وہ اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے، اور وہ تمھیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ تم کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔‘‘

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ’’اے پروردگار! مجھے ایسی چیز سکھا جس کے ساتھ میں تجھے یاد کروں اور تجھے پکاروں۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے موسیٰ! کہہ ”لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.“

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ’’اے اللہ! یہ تو تیرے تمام بندے کہتے ہیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہہ.“

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ’’مجھے کوئی خصوصی چیز سکھاؤ۔‘‘

فرمایا: ’’اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں، ان کے اندر تمام چیزوں سمیت ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور ”لَآ إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰـهُ“ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ اکیلا ان سے وزنی ہو جائے گا۔‘‘ [1]

## اَللّٰهُ أَكْبَرُ

اور یہ ذکر الٰہی کا چوتھا بڑا کلمہ ہے جو مومن کے دل میں رب کائنات کا جاہ و جلال پیدا کرنے میں بنیادی حیثیت کا حامل ہے، جس کا معنی یہ ہے: اے اللہ! میرا اس بات پہ پختہ ایمان و یقین ہے کہ:

---

[1] صحیح ابن حبان: 35/8، رقم: 6158۔ ابن حبان نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

❁ ...... تیری ذات بہت بڑی ہے۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴾ (الحج : 62)

’’اور بلاشبہ اللہ ہی بلند تر، بہت بڑا ہے۔‘‘

❁ ......اور سب سے بڑی ہے۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ﴾ (البقرة : 185)

’’اور اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمھیں ہدایت دی۔‘‘

❁ ...... ہر لحاظ سے بڑی ہے۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴾ (الاسراء : 111)

’’اور کہہ دیجیے: ساری حمد اللہ ہی کے لیے ہے جس نے (اپنے لیے) کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ بادشاہی میں اس کے لیے کوئی شریک ہے اور نہ اسے ناتوانی (کمزوری) کی وجہ سے کوئی حمایتی درکار ہے اور آپ اس (اللہ) کی بڑائی بیان کریں، کمال درجے کی بڑائی۔‘‘

❁ ......اور تیرے مقابلے میں تیری ساری مخلوق کی حیثیت بہت چھوٹی اور بہت کمزور ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾

(الجاثية : 37)

’’اور اسی کے لیے آسمانوں اور زمین میں سب بڑائی ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔‘‘

## لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اور یہ ذکرِ الٰہی کا پانچواں بڑا کلمہ ہے جس کا معنی یہ ہے: اے اللہ! میرا اس بات پہ بھی راسخ ایمان ہے کہ:

❀:......نیکی یا خیر نام کی کوئی بھی چیز میں اپنے رب کی توفیق کے بغیر صرف اپنی طاقت سے حاصل نہیں کرسکتا ہوں۔

❀:......اور برائی یا شر نام کی کسی بھی چیز سے اپنے عالی المرتبت اور عظیم رب کی توفیق کے بغیر میں اپنی طاقت سے بچ نہیں سکتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟ تَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ.)) [1]

"اے ابو ہریرہ کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ سکھلاؤں جو عرش اور جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ پھر بتلایا کہ وہ کلمہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" ہے اور جب بندہ یہ کلمہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری عظمت اور کبریائی کا اعتراف بھی کرلیا اور اپنے آپ کو میرا تابعدار بھی بنالیا ہے۔"

## مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

یہ کلمہ معنی اور تربیتی مقاصد اور اثرات کے لحاظ سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ہی متبادل

[1] مستدرك الحاكم، رقم: 622- امام حاکم نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

ہے اور اس کلمہ کو اس وقت ادا کیا جاتا ہے جب آدمی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو دیکھ دیکھ کے خوش ہورہا ہوتا ہے اور اس کا معنی یہ ہے اللہ! میرا اس بات پہ پختہ ایمان ہے کہ:

❁ ...... یہ نعمتیں جو میں دیکھ رہا ہوں یہ تیری ہی عطا کردہ ہیں، اگر تو مجھے عطا نہ کرتا تو میں اپنی طاقت سے ہرگز انہیں حاصل نہ کرسکتا تھا۔

اور قرآن پاک میں ہے:

﴿وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۚ﴾ (الکھف : 39)

''اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کیوں نہ کہا: ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ (جو اللہ نے چاہا، کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)؟ اگر تو مجھے مال اور اولاد میں کمتر دیکھتا ہے۔''

حصہ 2

① ...... سُبْحَانَ اللّٰهِ

② ...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

③ ...... لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

④ ...... اَللّٰهُ أَكْبَرُ

⑤ ...... لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

# کے بارے 40 احادیث

www.assunnah.live

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدَهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اَمَّا بَعْدُ!

## تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کی فضیلت کا بیان

### حدیث: 1

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر جو کوئی بھی بندہ ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' ...... ''اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی کام کے کرنے کی کسی میں نہ کوئی طاقت ہے اور نہ ہی قوت۔'' کہے گا، اس کے (چھوٹے چھوٹے) گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کی طرح (بہت زیادہ) ہوں۔''

### حدیث: 2

((وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3460، عمل الیوم واللیلة، للنسائی، رقم: 122۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْرِءْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے معراج کرائی گئی، اس رات میں سیّدنا ابراہیم علیہ السلام سے ملا، سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میری جانب سے سلام کہہ دینا اور انہیں بتا دینا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی (زرخیز) ہے، اس کا پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی پڑی ہوئی ہے اور اس کی باغبانی: "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" سے ہوتی ہے۔''
یعنی بندہ جتنی بار کلمات کو کہتا ہے، اتنے ہی درخت پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔

### حدیث 3:

((وَحَدَّثَ مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجُلَسَائِهِ: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، وَتُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ.)) [2]

''اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3462۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔
[2] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3463، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2698.

ہم نشینوں سے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز و ناکام رہے گا کہ ایک دن میں ہزار نیکیاں کما لے؟ آپ کے ہم نشینوں میں سے ایک نے عرض کیا: ہم میں سے کوئی کس طرح ہزار نیکیاں کمائے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی سو مرتبہ تسبیح "سبحان اللّٰہ" پڑھے گا تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی ہزار برائیاں مٹا دی جائیں گی۔"

## حدیث 4:

((وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.)) [1]

"اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ" ......"اللہ پاک ہے، بڑا ہے، اور اس کی تعریف ہے۔" اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جائے گا۔"

## حدیث 5:

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.)) [2]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3464، عمل الیوم واللیلة للنسائی، رقم: 152، مسند أحمد: 180/1۔ محدث البانی اور احمد شاکر نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

[2] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3466، صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6405، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2691.

شخص ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“ کہے گا، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی طرح ہوں۔“

## حدیث 6:

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ .)) [1]

”اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں (آسانی سے ادا ہو جاتے ہیں) مگر میزان میں بھاری ہیں (تول میں وزنی ہیں) رحمٰن کو پیارے ہیں (وہ یہ ہیں): سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ...... ”اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اس کی تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بہت بڑا ہے۔“

## حدیث 7:

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ .)) [2]

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3467، صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6406.

[2] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3468، صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: 3293، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2691.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن میں سو بار کہا: "لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" ''کوئی معبود برحق نہیں ہے سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہے ہر طرح کی تعریف، وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔'' تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا، اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی، اور یہ چیز اس کے لیے شام تک شیطان کے شر سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائے گی، اور قیامت کے دن کوئی اس سے اچھا عمل لے کر نہ آئے گا سوائے اس شخص کے جس نے یہی عمل اس شخص سے زیادہ کیا ہو۔''

## حدیث: 8

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ .))

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام میں سو (سو) مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" کہے، قیامت کے دن کوئی شخص اس سے اچھا عمل لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس شخص کے جس نے وہی کہا ہو جو اس نے کہا ہے یا اس سے بھی زیادہ اس نے یہ دعا پڑھی ہو۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3469۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2692.

## حدیث 9:

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: قُولُوا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةً، وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا، وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهُ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" کہا کرو، جس نے یہ کلمہ ایک بار کہا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور جس نے دس بار کہا اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اور جس نے سو بار کہا اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی، اور جو زیادہ کہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں میں بھی اضافہ فرما دے گا اور جو اللہ سے بخشش چاہے گا اللہ اس کو بخش دے گا۔''

## حدیث 10:

((وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ؟ قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.)) [2]

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3470، عمل اليوم والليلة للنسائی، رقم: 160۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' کہا ہے۔

[2] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3504، عمل اليوم والليلة للنسائی، رقم: 640۔ حسن لغیرہ ہے۔

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ ان کلمات کو جب تم کہو گے تو تمہارے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا، اگرچہ تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے گناہ پہلے ہی معاف کیے جا چکے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کہو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ...... ''اللہ جو بلند و بالا ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، حلیم و کریم (بردبار مہربان) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔''

## حدیث: 11

((وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ .)) [1]

''اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے دوران کی تھی وہ یہ تھی: "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ"...... ''تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، میں ہی ظالم (خطا کار) ہوں۔'' کیونکہ یہ ایسی دعا ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان شخص اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3505، عمل الیوم واللیلة للنسائی، رقم: 656۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث: 12

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: اَلْمَسَاجِدُ قُلْتُ: وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باغوں میں سے کسی باغ کے پاس سے گزرو تو کچھ کھا لیا کرو، میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! ریاض الجنۃ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ریاض الجنۃ مساجد ہیں۔ میں نے کہا اور ''الرتع'' ''کھانا پینا'' کیا ہے، اے اللہ کے رسول؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہنا ہے۔''

حدیث: 13

((وَعَنْ أَبِی مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَان، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا.)) [2]

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم:3509، سلسلة الصحيحة، رقم:2562.

[2] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم:3517، صحيح مسلم، کتاب الطهارة، رقم:223.

''اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو آدھا ایمان ہے اور ''الحمد للّٰہ'' (اللہ کی حمد) میزان کو ثواب سے بھر دے گا اور ''سبحان اللّٰہ'' اور ''الحمد للّٰہ'' یہ دونوں بھر دیں گے آسمانوں اور زمین کے درمیان کی جگہ کو یا ان میں سے ہر ایک بھر دے گا آسمانوں اور زمین کے درمیان کی ساری خلا کو (اجر و ثواب سے)، نمازِ نور ہے، اور صدقہ دلیل اور کسوٹی ہے (ایمان کی)، اور صبر روشنی ہے، اور قرآن تمہارے حق میں حجت و دلیل ہے یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر انسان صبح اٹھ کر اپنے نفس کو فروخت کرتا ہے، چنانچہ یا تو (اللہ کے یہاں فروخت کرکے) اس کو (جہنم سے) آزاد کر لیتا ہے، یا (شیطان کے ہاں فروخت کرکے) اس کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔''

## حدیث: 14

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَؤُهُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تسبیح (سبحان اللّٰہ کہنے سے) نصف میزان (آدھا پلڑا) بھر جائے گا اور ''الحمد للّٰہ'' میزان (پلڑے کے باقی خالی حصے) کو پورا بھر دے گا اور ''لا الہ الا اللّٰہ'' کے تو اللہ تک پہنچنے میں کوئی حجاب و رکاوٹ ہے ہی نہیں۔''

## حدیث: 15

((وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3518۔ حسن لغیره .

فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ: إِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کی پتیاں سوکھ گئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنی چھڑی ماری تو پتیاں جھڑ پڑیں، آپ نے ارشاد فرمایا: "الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کہنے سے بندے کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کی پتیاں جھڑ گئیں۔''

## حدیث: 16

((وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَتْ لَهُ عِدْلَ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ .)) [2]

''اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دس بار "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" ...... ''اللہ واحد کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں ہے، اسی کے لیے ہے ملک (بادشاہت)، اسی کے لیے ہے ساری تعریفیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم :3533۔ حسن لغیره .

[2] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم :3553، صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم :6404، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم :2693.

مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' کہا تو یہ (اس کا اجر) اولاد اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔''

## حدیث: 17

((وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا: مَا زِلْتِ عَلَى حَالِكِ فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.)) [1]

''اور اُمّ المومنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ (اس وقت) اپنی مسجد میں تھیں (جہاں وہ با قاعدہ گھر میں نماز پڑھتی تھیں)، دوپہر میں رسول اللہ ﷺ کا ان کے پاس سے پھر گزر ہوا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تب سے تم اسی حال میں ہو؟ (یعنی اسی وقت سے اس وقت تک تم ذکر و تسبیح ہی میں بیٹھی ہو) انہوں نے کہا: ہاں، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں چند کلمے ایسے نہ سکھا دوں جنہیں تم کہہ لیا کرو۔ (اور پھر پورا ثواب پاؤ) وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3555، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2726، سنن النسائی، کتاب السهو، رقم: 1353.

خَـلْـقِـهِ ، سُبْـحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَـا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْـحَـانَ الـلّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ، سُبْحَانَ الـلّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ...... ''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی مخلوق کی تعداد کے برابر (تین بار) میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی رضا وخوشنودی کے برابر (تین بار)، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کے عرش کے وزن کے برابر (تین بار) میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کے کلموں کی سیاہی کے برابر (تین بار)۔''

## حدیث :18

((وَحُـمَـيْـضَةُ بِـنْـتِ يَـاسِـرٍ ، عَـنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ ، وَكَانَتْ مِنَ الْـمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْـلِيـلِ وَالتَّـقْـدِيـسِ ، وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ ، وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ . )) [1]

''اور حضرت حمیضہ بنت یاسر اپنی دادی یسیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، یسیرہ ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے لازم اور ضروری ہے کہ تسبیح ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' پڑھا کرو، تہلیل ''لَا إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰهُ'' اور تقدیس ''سُبْـحَـانَ الْـمَلِكِ الْقُدُّوْسِ'' یا ''سُبُّـوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ'' پڑھا کرو اور انگلیوں

---

[1] سنن الترمذی ، کتاب الدعوات ، رقم : 3583، سنن ابوداؤد، کتاب الصلاة، رقم : 1501۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

پر (تسبیحات وغیرہ کو) گنا کرو، کیونکہ ان سے (قیامت میں) پوچھا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کردی جائے گی اور تم لوگ غفلت نہ برتنا کہ (اللہ کی) رحمت کو بھول بیٹھو۔''

## حدیث:19

((وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَادَهُ أَوْ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی یَا رَسُولَ اللّٰهِ أَیُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: سُبْحَانَ رَبِّی وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّی وَبِحَمْدِهِ.)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی عیادت کی (یہاں راوی کو شبہ ہوگیا) یا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی عیادت کی، تو انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے رسول! کون سا کلام اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کلام جو اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب فرمایا ہے (اور وہ یہ ہے)''سُبْحَانَ رَبِّی وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّی وَبِحَمْدِهِ...... ''میرا رب پاک ہے اور تعریف ہے اسی کے لیے، میرا رب پاک ہے اور ہر طرح کی حمد اسی کے لیے زیبا ہے۔''

## سب سے افضل ذکر اور دعا

## حدیث:20

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ رضی اللہ عنہ ۔ یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3593، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2731.

يَقُولُ: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ .)) [1]

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سب سے بہتر ذکر ''لا الـہ الا اللّٰـہ'' ہے اور بہترین دعا ''الحمد للّٰہ'' ہے۔''

## بستر پر سونے کے لیے جائیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھیں

### حدیث: 21

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ـ رضی اللہ عنہ ـ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى أَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ .)) [2]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر سونے کے لیے آتے تو ارشاد فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى أَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ .''

......''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور بچایا ہم کو (مخلوق کے شر سے) اور ہم کو (رہنے سہنے کے لیے) ٹھکانا دیا، جب کہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کا نہ کوئی حمایتی اور محافظ ہے اور نہ ہی کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3383، عمل الیوم واللیلة: 242، (831)۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3396، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2715.

## سوتے وقت سُبْحَانَ اللهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھیں

**حدیث: 22**

((وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ: شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجْل يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِينِ، فَقُلْتُ: لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِهِ خَادِمًا، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مِنْ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ.)) [1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے آٹا پیسنے کے سبب ہاتھوں میں آبلے پڑ جانے کی شکایت کی، میں نے ان سے کہا: کاش آپ اپنے ابا جان کے پاس جاتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لیے ایک خادم مانگ لیتیں (وہ گئیں تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) ارشاد فرمایا: کیا میں تم دونوں کو ایسی چیز نہ بتادوں جو تم دونوں کے لیے خادم سے زیادہ بہتر اور آرام دہ ہو، جب تم دونوں اپنے بستروں پر سونے کے لیے جاؤ تو 33، 33 بار ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' اور ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' اور 34 بار ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہہ لیا کرو۔''

## سوتے وقت ذکر و تسبیح کرنا

**حدیث: 23**

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ـ رضی اللہ عنہما ـ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَلَا وَهُمَا

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3408، صحيح بخاری، کتاب فرض الخمس، رقم: 3112، صحيح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2727.

يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ ، يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا ، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا ، وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا ، قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ ، قَالَ: فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ؟ قَالُوا: فَكَيْفَ لَا يُحْصِيهَا؟ قَالَ: يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا ، حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ لَا يَفْعَلُ ، وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ . )) [1]

"اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو عادتیں ایسی ہیں جنہیں جو بھی مسلمان پابندی اور پختگی سے اپنائے رہے گا وہ جنت میں جائے گا، دھیان سے سن لو! دونوں آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں، ہر نماز کے بعد دس بار اللہ کی تسبیح کرے (سبحان اللّٰہ کہے) دس بار حمد بیان کرے (الحمد للّٰہ کہے) اور دس بار اللہ کی بڑائی بیان کرے (اللّٰہ اکبر کہے)۔ سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں اپنی انگلیوں پر شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تو زبان سے گننے میں ڈیڑھ سو ہوئے لیکن یہ (دس گنا بڑھ کر) میزان میں ڈیڑھ ہزار ہوجائیں گے۔ (یہ ایک خصلت و عادت ہوئی) اور

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3410، سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، رقم: 5065، سنن النسائی، کتاب السھو، رقم: 1349۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

(دوسری خصلت و عادت یہ ہے کہ) جب تم بستر پر سونے جاؤ تو سو بار (سبحان اللّٰہ ،اللّٰہ اکبر اور الحمد للّٰہ) کہو، یہ زبان سے کہنے میں تو سو ہیں، لیکن میزان میں ہزار ہیں، (اب بتاؤ) کون ہے تم میں جو دن و رات ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم اسے ہمیشہ اور پابندی کے ساتھ کیوں نہیں کرسکیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: (اس وجہ سے) کہ تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے، شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے: فلاں بات کو یاد کرو، فلاں چیز کو سوچ لو، یہاں تک کہ وہ اس کی توجہ اصل کام سے ہٹا دیتا ہے، تاکہ وہ اسے نہ کرسکے، ایسے ہی آدمی اپنے بستر پر ہوتا ہے اور شیطان آکر اسے (تھپکیاں دے دے کر) سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (بغیر تسبیحات پڑھے) سو جاتا ہے۔‘‘

## رات کو نیند سے جاگنے کی دعا

### حدیث: 24

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِى أَوْ قَالَ: ثُمَّ دَعَا، اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ عَزَمَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ.)) [1]

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3414، صحیح بخاری، کتاب التہجد، رقم: 1154.

''اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات کو کوئی نیند سے جاگے، پھر کہے: ”لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَـرِيكَ لَـهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ، وَسُبْـحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ ...... ''اللہ واحد کے سوا اور کوئی معبود برحق نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہت اسی کی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔'' پھر کہے ”رَبِّ اغْـفِـرْلِىْ“ ...... ''اے میرے رب ہمیں بخش دے''، یا آپ نے فرمایا: پھر وہ دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جائے گی، پھر اگر اس نے ہمت کی اور وضو کیا پھر نماز پڑھی تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔''

## سوتے اور جاگتے وقت کی مزید دعائیں

**حدیث :25**

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَـانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَـنَـامَ قَـالَ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا، وَإِذَا اسْتَيْـقَـظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى أَحْيَا نَفْسِى بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.)) [1]

''اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3417، صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6312، سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، رقم: 5049.

سونے کا ارادہ کرتے تو ارشاد فرماتے: ”اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا“ ”تیرا ہی نام لے کر مرتا (یعنی سوتا) ہوں اور تیرا ہی نام لے کر جیتا (یعنی سو کر اٹھتا) ہوں۔“ اور جب آپ سو کر اٹھتے تو ارشاد فرماتے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ“...... ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری جان (میری ذات) کو زندگی بخشی، اس کے بعد کہ اسے (عارضی) موت دے دی تھی اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔“

## نمازِ تہجد کی دعا

### حدیث: 26

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ: اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰھُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.)) [1]

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3418، صحیح بخاری، کتاب التھجد، رقم: 1120، صحیح مسلم، کتاب المسافرین، رقم: 769.

”اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ “...... اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، (اور آسمان و زمین کے درمیان روشنی پیدا کرنے والا) تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم کرنے والا ہے، تیرے لیے ہی سب تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے، تو حق ہے تیرا وعدہ حق (سچا) ہے تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے جہنم حق ہے، قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے اپنے کو تیرے سپرد کر دیا اور تجھ پر ہی ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیرے ہی خاطر میں لڑا اور تیرے ہی پاس فیصلہ کے لیے گیا۔ اے اللہ! میں پہلے جو کر چکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا اور جو پوشیدہ کروں اور جو کھلے عام کروں میرے سارے گناہ اور لغزشیں معاف کر دے، تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا میرا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔“

## بازار میں داخل ہونے کی دعا

### حدیث:27

وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. )) [1]

''اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' ...... ''نہیں کوئی معبود برحق ہے مگر اللہ اکیلا، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے ملک (بادشاہت) ہے اور اسی کے لیے حمد وثناء ہے وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے، وہ زندہ ہے کبھی مرے گا نہیں، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند فرماتا ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ: جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3428، 3429، سنن ابن ماجة، کتاب التجارات، رقم: 2235۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

## آدمی جب بیمار ہو تو یہ دعا پڑھے

حدیث:28

((وَعَنْ الْأَغَرِّ أَبِی مُسْلِمٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِی سَعِيدٍ وَأَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِی، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِی لَا شَرِيكَ لِی، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِی وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ قَالَهَا فِی مَرَضِهِ، ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ.)) [1]

"اور ابو مسلم خولانی کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے گواہی دی کہ ان دونوں کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" ...... "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔" کہتا ہے، تو اس کا رب اس کی تصدیق کرتا ہے، اور کہتا ہے: (ہاں) میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، میں ہی سب سے بڑا ہوں اور جب: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ" ...... "اللہ واحد کے سوا کوئی

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3430، عمل اليوم والليلة للنسائی، رقم: 30، 31۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

معبود برحق نہیں ہے۔'' کہتا ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کہتا ہے (ہاں) مجھ تنہا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور جب کہتا ہے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ'' ...... ''اللہ واحد کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں۔'' تو اللہ کہتا ہے، (ہاں) مجھ تنہا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں، اور جب کہتا ہے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ'' ...... ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد ہے۔'' تو اللہ کہتا ہے: کوئی معبودِ برحق نہیں مگر میں، میرے لیے ہی بادشاہت ہے اور میرے لیے ہی حمد ہے، اور جب کہتا ہے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' ...... ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور گناہ سے بچنے اور بھلے کام کرنے کی طاقت نہیں ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔'' تو اللہ کہتا ہے: (ہاں) میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہوں سے بچنے اور بھلے کام کرنے کی قوت نہیں مگر میری توفیق سے، اور آپ فرماتے تھے: جو ان کلمات کو اپنی بیماری میں کہے اور مرجائے تو آگ اسے نہ کھائے گی۔''

## جب کوئی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یہ کہے

**حدیث: 29**

((وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ.)) [1]

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3431، سنن ابن ماجة، کتاب الدعاء، رقم: 3892۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

''اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مصیبت میں گرفتار کسی شخص کو دیکھے اور کہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِی عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا'' ......''سب تعریف اللہ کے لیے ہے کہ جس نے مجھے اس بلا و مصیبت سے بچایا جس سے تجھے دوچار کیا اور مجھے فضیلت دی، اپنی بہت سی مخلوقات پر۔'' تو وہ زندگی بھر ہر بلا و مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کیسی ہو۔''

## تکلیف و مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھے

**حدیث: 30**

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ، وَإِذَا اجْتَهَدَ فِی الدُّعَاءِ قَالَ: يَا حَیُّ يَا قَيُّومُ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مشکل معاملے سے دوچار ہوتے تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر کہتے: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ'' ......(اللہ پاک و برتر ہے۔) اور جب جی جان لگا کر دعا کرتے تو فرماتے: (اے زندہ ذات! اے کائنات کا نظام چلانے والے۔)''

---

[1] سنن الترمذی، كتاب الدعوات، رقم: 3433، عمل اليوم والليلة، للنسائی، رقم: 397۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن الترمذی، كتاب الدعوات، رقم: 3436، حسن لغيره .

## سوار ہونے کی دعا

### حدیث:31

((وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیعَةَ ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِیَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِی الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿١٣﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٤﴾﴾ (الزخرف: 13، 14) ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ، سُبْحَانَكَ إِنِّی قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِی فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ، ثُمَّ ضَحِكَ ، قُلْتُ: مِنْ أَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ!؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ، ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: مِنْ أَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِی ذُنُوبِی إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ .)) [1]

''اور علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انہیں سواری کے لیے ایک چوپایہ دیا گیا، جب انہوں نے اپنا پیر رکاب میں ڈالا تو کہا: ''بسم اللّٰه'' (میں اللہ کا نام لے کر سوار ہو رہا ہوں) اور پھر جب پیٹھ پر جم کر بیٹھ گئے تو کہا: ''الحمد للّٰه'' ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں''، پھر آپ نے یہ آیت: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿١٣﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3446، سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، رقم: 2602۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ ......"پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے قابو میں کیا ورنہ ہم ایسے نہ تھے جو اسے ناتھ پہنا سکتے، لگام دے سکتے، ہم اپنے رب کے پاس پلٹ کر جانے والے ہیں۔" تلاوت کی، پھر تین بار"الحمد للّٰه" کہا، اور تین بار "اللّٰه اکبر" کہا، پھر یہ دعا پڑھی: "سُبْحَانَكَ إِنِّی قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِی فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ" ......"پاک ہے تو اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان کے حق میں ظلم و زیادتی کی ہے تو مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی ظلم معاف کرنے والا نہیں ہے۔" پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے، میں نے کہا: امیر المومنین کس بات پر آپ ہنسے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ویسا ہی کیا جیسا میں نے کیا ہے، پھر آپ ہنسے، میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنسے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب اپنے بندے کی اس بات سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی اور ذات نہیں ہے جو گناہوں کو معاف کر سکے۔"

## بُرے اور ناپسندیدہ خواب دیکھے تو یہ دعا پڑھے

### حدیث:32

((وَعَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَأَى، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.)) [1]

[1] سنن الترمذی، كتاب الدعوات، رقم :3453، صحيح بخاری، كتاب التعبير، رقم :6985.

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے جب کوئی اچھا اور پسندیدہ خواب دیکھے تو سمجھے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرے یعنی "الحمد للّٰه" کہے، اور جو دیکھا ہوا سے لوگوں سے بیان کرے۔ اور جب بُرا اور ناپسندیدہ خواب دیکھے تو سمجھے کہ یہ شیطان کی جانب سے ہے، پھر اللہ سے اس کے شر سے پناہ مانگے یعنی کہے "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ" اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے، تو یہ چیز اسے کچھ نقصان نہ پہنچائے گی۔''

## کھانا کھانے کی دعا

**حدیث: 33**

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رُفِعَتْ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.)) [1]

''اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب دستر خوان اٹھالیا جاتا تو آپ ارشاد فرماتے: "اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا"...... ''اللہ ہی کے لیے ہیں ساری تعریفیں، بہت زیادہ تعریفیں، پاکیزہ روزی ہے، بابرکت روزی ہے، یہ اللہ کی جانب سے ہماری آخری غذا نہ ہو اور اے ہمارے رب ہم اس سے کبھی بے نیاز نہ ہوں۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3456، صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، رقم: 5458، سنن ابوداؤد، کتاب الأطعمة، رقم: 3849.

## نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک ذکر

**حدیث: 34**

((وَعَنْ أُمِّ هَانِی بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ: مَرَّبِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي قَدْ كَبُرْتُ وَضَعُفْتُ۔ اَوْكَمَاقَالَتْ۔ مُرْنِي بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ وَاَنَا جَالِسَةٌ۔ قَالَ: سَبِّحِي اللّٰهَ مِئَةَ تَسْبِيْحَةٍ، فَاِنَّهَا تَعْدِلُلَكِ مِئَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِيْنَهَا مِن وَّلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَاحْمَدِيْ اللّٰهَ مِئَةَ تَحْمِيْدَةٍ تَعْدِلُ لَكِ مِئَةَ فَرَسٍ مُسَرَّجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكَبِّرِي اللّٰهَ مِئَةَ تَكْبِيْرَةٍ، فَاِنَّهَا تَعدِلُ لَكِ مِئَةَ بُدْنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مَتَقَبَّلَةٍ، وَهَلِّلِي اللّٰهَ مِئَةَ تَهْلِيْلَةٍ. قَالَ ابْنُ خَلْفٍ: اَحْسِبُهُ قَالَ: تَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَلَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لَاحَدٍ عَمِلٌ، اِلَّا اَن يَّاتِي بِمِثْلِ مَا أَتَيْتِ بِهٖ.)) [1]

سیدہ ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں، آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو میں بیٹھ کر کرسکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سو دفعہ ”سُبْحَانَ اللّٰه“ کہا کر، یہ ذکر تیرے لیے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد کے ان سو غلاموں سے بہتر ہے جنھیں تو آزاد کرے۔ سو دفعہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰه“ کہا کر، یہ ذکر تیرے لیے ان سو زین شدہ اور لگام شدہ گھوڑوں سے بہتر ہے جن کا تو اللہ کے راستے میں صدقہ کرے۔ سو دفعہ ”اَللّٰهُ اَكْبَر“ کہا کر، یہ ذکر تیرے لیے قلادے والی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ان سو اونٹیوں سے بہتر ہے جنھیں مکہ

[1] مسند أحمد: 344/6، السلسلة الصحيحة، رقم: 1316.

میں ذبح کیا جائے۔ سو دفعہ ”لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه“ کہا کر، یہ ذکر آسمان و زمین کے درمیانی خلا کو (ثواب) سے بھر دے گا اور اس دن (اس عمل کے مقابلے) میں کسی کا کوئی عمل نہیں ہو گا جو آسمان کی طرف بلند ہو، سوائے اس آدمی کے عمل کے جو تیری طرح کا عمل کرے۔“

## رکوع سے اٹھ کر یہ کلمات پڑھیں

**حدیث: 35**

((وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. قَالَ رَجُلٌ وَرَائَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: أَنَا. قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا، أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ.)) [1]

”اور حضرت رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہتے۔ ایک شخص نے پیچھے سے کہا ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“ آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کو لکھنے میں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔“

[1] صحيح بخارى، كتاب الأذان، رقم: 799.

# نماز میں سورۂ فاتحہ (الحمد) کی فضیلت

## حدیث: 36

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِىَ خِدَاجٌ . ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِى هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَآءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اِقْرَأْ بِهَا فِى نَفْسِكَ فَإِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِى وَبَيْنَ عَبْدِى نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِى مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: حَمِدَنِى عَبْدِى ، وَإِذَا قَالَ: الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَثْنٰى عَلَىَّ عَبْدِى ، وَإِذَا قَالَ: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ، قَالَ: مَجَّدَنِى عَبْدِى ، وَقَالَ مَرَّةً: فَوَّضَ إِلَىَّ عَبْدِى ، فَإِذَا قَالَ: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ، قَالَ: هٰذَا بَيْنِى وَبَيْنَ عَبْدِى وَلِعَبْدِى مَا سَأَلَ ، فَإِذَا قَالَ: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ . قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِى وَلِعَبْدِى مَا سَأَلَ . ))[1]

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی نماز پڑھی جس میں ام القرآن نہ پڑھی تو وہ ادھوری اور ناقص ہے کامل نہیں ہے، تین مرتبہ فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا اس کو آہستہ پڑھ لو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا، اللہ کا فرمان ہے، میں نے نماز اپنے اور

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: 395.

اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی ہے، اور میرا بندہ جو مانگے گا اس کو ملے گا، جب انسان ''الحمد رب العالمین'' (شکر وثنا کا حقدار کائنات کا آقا ہے) کہتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف اور شکریہ ادا کیا، اور جب وہ ''الرحمن الرحیم'' (انتہائی مہربان، بار بار رحم کرنے والا) کہتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ جب وہ ''مالك یوم الدین'' (حساب وکتاب کا مالک) کہتا ہے، اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور بعض دفعہ راوی نے کہا: بندے نے معاملات میرے سپرد کر دیئے یا اپنے آپ کو میرے حوالہ کیا، جب انسان کہتا ہے، ''ایاك نعبدو ایاك نستعین'' (ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، اور میرے بندے کو جو اس نے مانگا ملے گا، اور جب وہ کہتا ہے، ''اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم، غیر المغضوب علیھم ولا الضالین'' ''ہمیں راہ راست پر چلائے رکھ۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا، جو ان میں سے نہیں جن پر غضب ہوا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔ اللہ فرماتا ہے، یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کو وہ سب کچھ ملے گا، جو اس نے مانگا۔''

## نمازِ تسبیح کی فضیلت

**حدیث: 37**

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ؟ أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا

أَحْبُوكَ؟ أَلا أَفْعَلُ بِكَ! عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ، عَشْرَ خِصَالٍ. أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنْ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنْ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ. إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً.)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (جس طویل حدیث میں نماز تسبیح کا ذکر ہے اس کا خلاصہ یہ ہے ) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کے لیے ایک ایسے عمل کی نشاندہی نہ کروں جس

[1] سنن ابوداؤد، کتاب التطوع، باب صلاة التسبیح، رقم: 1297۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کے ذریعے آپ کے دس قسم کے گناہ معاف کردیے جائیں گے (یعنی) اگلے پچھلے، نئے پرانے، جان بوجھ کر کیے گئے اور انجانے میں کیے گئے، چھوٹے بڑے اور پوشیدہ ظاہر۔ اور وہ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت (نفل) نماز پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہوں تو قیام کی حالت میں ہی 15 مرتبہ یہ کلمات کہیں: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“ پھر 10 مرتبہ رکوع میں، 10 مرتبہ رکوع سے کھڑے ہوکر، 10 مرتبہ پہلے سجدے میں، 10 مرتبہ دوسرے سجدے کے بعد جلسہ استراحت میں یہی کلمات کہیں۔ یوں ایک رکعت میں 75 مرتبہ یہ کلمات دہرائے جائیں گے۔ چاروں رکعات میں یہی عمل دہرائیں۔ (یوں چار رکعات میں 300 مرتبہ یہ کلمات پورے کریں۔) اے چچا! اگر آپ میں طاقت ہو تو یہ نمازِ تسبیح روزانہ ایک بار پڑھیں۔ اس کی طاقت نہ ہو تو ہفتے میں ایک بار پڑھیں۔ اس کی طاقت نہ ہو تو مہینے میں ایک بار پڑھیں۔ اس کی طاقت نہ ہو تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھیں۔“

## نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کی فضیلت

### حدیث: 38

((وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ، يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ .)) [1]

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3412، صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: 596۔ سنن النسائی، کتاب السهو، رقم: 1350.

''اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ چیزیں نماز کے پیچھے (بعد میں) پڑھنے کی ایسی ہیں کہ ان کا کہنے والا محروم و نامراد نہیں رہتا، ہر نماز کے بعد 33 بار ''سبحان اللّٰہ'' کہے، 33 بار ''الحمد للّٰہ'' کہے اور 34 بار ''اللّٰہ اکبر'' کہے۔''

حدیث: 39

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدُوا اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ، وَاجْعَلُوا التَّهْلِيلَ مَعَهُنَّ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَحَدَّثَهُ، فَقَالَ: افْعَلُوا.)) [1]

''اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں حکم دیا گیا کہ ہر نماز کے بعد ہم (سلام پھیر کر) 33 بار ''سبحان اللّٰہ''، 33 بار ''الحمد للّٰہ'' اور 34 بار ''اللّٰہ اکبر'' کہیں، راوی (زید) کہتے ہیں کہ ایک انصاری نے خواب دیکھا، خواب میں نظر آنے والے شخص (فرشتہ) نے پوچھا: کیا تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہر نماز کے بعد 33 بار ''سبحان اللّٰہ''، 33 بار ''الحمد للّٰہ'' اور 34 بار ''اللّٰہ اکبر'' کہہ لیا کرو؟ اس نے کہا: ہاں، تو سائل (فرشتے)

[1] سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3413، سنن النسائی، کتاب السهو، رقم: 1351- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

نے کہا: (33، 33 اور 34 کے بجائے) 35 کرلو اور ''لا الہ الا اللّٰہ'' کو بھی انہیں کے ساتھ شامل کرلو، (اس طرح کل سو ہو جائیں گے) صبح جب ہوئی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے، اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی کرلو۔''

## کفارۂ مجلس کی دعا

**حدیث: 40**

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ جَلَسَ فِی مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِی مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ.)) [1]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس سے بہت سی لغو اور بیہودہ باتیں ہو جائیں اور وہ اپنی مجلس سے اٹھ جانے سے پہلے پڑھ لے: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ'' ...... ''پاک ہے تو اے اللہ! اور سب تعریف تیرے لیے ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔'' تو اس کی اس کی مجلس میں اس سے ہونے والی لغزشیں معاف کر دی جاتی ہیں۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

# فہرست آیاتِ قرآنیہ



| نمبر شمار | طرف الآیۃ | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1: | سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ | 17 |
| 2: | سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا كَبِيۡرًا | 17 |
| 3: | لَوۡ كَانَ فِيۡهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا | 17 |
| 4: | الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوۡدًا | 17 |
| 5: | لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ | 18 |
| 6: | اِنَّمَا يُؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِّرُوۡا | 18 |
| 7: | اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ رَزَقَكُمۡ | 18 |
| 8: | يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ | 19 |
| 9: | اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ | 20 |
| 10: | وَمَا بِكُمۡ مِّنۡ نِّعۡمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ | 20 |
| 11: | وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ | 20 |
| 12: | فَكُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا | 20 |
| 13: | وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ | 22 |
| 14: | اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ | 22 |
| 15: | اَمَّنۡ يُّجِيۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ | 22 |
| 16: | وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ | 24 |

| | |
|---|---|
| 17: وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ | 24 |
| 18: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا | 24 |
| 19: وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ | 24 |
| 20: وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ | 26 |
| 21: سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا | 53 |

# فہرست احادیثِ نبویہ


| نمبر شمار | طرف الحدیث | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1: | مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ | 29 |
| 2: | لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ | 29 |
| 3: | أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ | 30 |
| 4: | مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ | 31 |
| 5: | مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ | 31 |
| 6: | كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ | 32 |
| 7: | مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ | 32 |
| 8: | مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي | 33 |
| 9: | ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: قُولُوا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ | 34 |
| 10: | أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ | 34 |
| 11: | دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ | 35 |
| 12: | إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا | 36 |
| 13: | الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ | 36 |
| 14: | التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَؤُهُ | 37 |
| 15: | مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا | 37 |
| 16: | مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ | 38 |
| 17: | أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا | 39 |
| 18: | عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ | 40 |

| | |
|---|---|
| 19: بِأَبِى أَنْتَ وَأُمِّى يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَىُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ | 41 |
| 20: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ | 41 |
| 21: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى أَطْعَمَنَا ، وَسَقَانَا ، وَكَفَانَا | 42 |
| 22: لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِهِ خَادِمًا | 43 |
| 23: خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ | 43 |
| 24: مَنْ تَعَارَّ مِنْ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ | 45 |
| 25: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ | 46 |
| 26: إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ | 47 |
| 27: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ | 49 |
| 28: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ | 50 |
| 29: مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى عَافَانِى | 51 |
| 30: كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ | 52 |
| 31: شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِىَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ | 53 |
| 32: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا | 54 |
| 33: إِذَا رُفِعَتْ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ | 55 |
| 34: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي قَدْ كَبُرْتُ وَضَعُفْتُ | 56 |
| 35: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ | 57 |
| 36: مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِىَ خِدَاجٌ | 58 |
| 37: يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ | 59 |
| 38: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ | 61 |
| 39: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ | 62 |
| 40: مَنْ جَلَسَ فِى مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ | 63 |

# مراجع ومصادر


1: قرآن حكيم .

2: الـجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، ومعه فتح البارى ، المكتبة السلفية ، دارالفكر ، بيروت .

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الجلبى ، القاهرة ، 1398هـ .

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت 273هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، 1398هـ .

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ) ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ، الرياض .

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، 1402هـ .

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .